نمی دانم چہ منزل بود

کلام شیخ امیر خسرو — ترجمہ عاقب القادری

نمی دانم چہ منزل بود شب جائے کہ من بودم
بہر سو رقص بسمل بود شب جائے کہ من بودم
خبر نہیں وہ کیا جگہ تھی، جہاں رات میں نے گزاری تھی
ہر سمت عاشق مچل رہے تھے، جہاں رات میں نے گزاری تھی

پری پیکر نگاری، سرو قد، لالہ رخساری
سراپا آفت دل بود شب جائے کہ من بودم
محبوب کا حسن جیسے ہو پری، لمبا قد ورخسار پھولوں کی ڈلی
دل پہ وہ آفت ڈھا رہی تھی، جہاں رات میں نے گزاری تھی

رقیباں گوش بر آواز، او در ناز، من ترساں
سخن گفتن، چہ مشکل بود شب جائے کہ من بودم
رقیبوں نے تھی تاک لگاپی، حسین نے بلایا، بڑھنے کی پر ہمّت نہ پائی
مشکل بہت تھی وہاں لب کشائی، جہاں رات میں نے گزاری تھی

خدا خود میر مجلس بود اندر لامکاں خسرو
محمد شمع محفل بود شب جائے کہ من بودم
خدا نے ہی وہ محفل سجاپی تھی، جہاں پر خسرو کی بن آی تھی
محمد کی روشنی محفل کی شمع تھی، جہاں رات میں نے گزاری تھی